Fikr-o-Nasar (Islamabad) 13:11 (1976)

ادارۂ تحقیقاتِ اسلامی کا کتب خانہ

احمد خان

ادارۂ تحقیقات اسلامی (اسلام آباد) کا کتب خانہ، معارف اسلامیہ کی کتابوں پر مشتمل ایک اہم خزینہ ہے جو ملک کے چند عمدہ اور اچھے کتب خانوں میں شمار ہوتا ہے۔ تقریباً ۱۸ سال قبل قائم شدہ یہ ذخیرہ عربی، فارسی اور دیگر اسلامی زبانوں کے ساتھ ساتھ یورپی زبانوں میں ہے اور خاص طور پر منتخب کتابوں کا مجموعہ ہے۔ اگرچہ اس میں کتابیں اتنی زیادہ تعداد میں نہیں ہیں تاہم اسلامی مضامین کی بنیادی اور ان میں تحقیقی ضروریات کے لئے کافی مواد موجود ہے۔

۱۹۵۸ء میں اس ادارے کے لئے اعزازی ڈائرکٹر کی حیثیت سے مولانا عبدالعزیز المیمنی کی خدمات حاصل کرنے کے بعد اس کتب خانے کے لئے کتابیں جمع کرنے کا ابتدائی بلکہ بنیادی کام مولانا ہی کے سپرد ہوا۔ میمن صاحب کی شخصیت محتاج تعارف نہیں۔ عربی زبان و ادب کے جیّد عالم ہیں۔ پچیس سال تک اس زبان کی تعلیم و تدریس کا کام جامعہ علی گڑھ میں سرانجام دیتے رہے ہیں۔ ذاتی طور پر کتابوں کے دلدادہ اور جمع کرنے کے شائق ہیں۔ انہوں نے اس کتب خانے کو بنانے کے لئے انتھک کوشش کی۔ مصر، شام، تونس، الجزائر، سعودی عرب، عراق جیسے عرب ممالک کے علاوہ ترکی اور ہندوستان سے نادر اور بیش قیمت کتابیں خریدنے کے لئے کئی سفر کئے۔

ان کے بعد اس کتب خانے کو بنانے اور اس میں عمدہ کتابوں کا اضافہ کرنے میں ڈاکٹر اشتیاق حسین صاحب قریشی نے دلچسپی لی جو ایک ماہر تعلیم ہونے کے علاوہ اچھے مورخ گردانے جاتے ہیں انہوں نے یورپ اور امریکہ میں کئے گئے مختلف سفروں میں اس کتب خانے کے لئے یورپی زبانوں کی بہت سی کتابیں اکٹھی کیں۔

اس طرح اسلام کی بنیادی کتابیں عربی زبان میں اور ان میں تحقیق و تدقیق کے لئے یورپی تالیفات

دو ایسے پتھر ہیں جن پر اس کتب خانے کی بنیاد ہے۔ حقیقت امر یہ ہے کہ اس کتب خانے کو عمدہ بنانے میں ان حضرات کے بعد ہر ڈائرکٹر نے بھرپور حصہ لیا اور وقتاً فوقتاً جو جو کمی محسوس ہوتی رہی اپنی رسائی اور ہمت کی حد تک اس کے لئے کوشاں رہے۔

ادارۂ تحقیقات اسلامی کے کتب خانے میں کتابیں جمع کرتے ہوئے حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ اسلامی مضامین سے متعلق لٹریچر خواہ وہ دنیا کی کسی زبان یا خطے میں موجود ہو، جمع کیا جائے چنانچہ عربی، فارسی، اردو، انگریزی، فرانسیسی، جرمن، اطالوی، ترکی، انڈونیشی کے علاوہ ڈچ اور روسی زبان میں بھی کتابیں حاصل کی گئی ہیں۔

ان تمام کتابوں کو جن کی تعداد جنوری ۱۹۷۶ء تک ۲۲۹۲۰ ہے مندرجہ ذیل مضامین پر ذیلی تقسیم میں مرتب کیا گیا ہے۔

قرآن اور اس کے تراجم و دیگر متعلقہ علوم، حدیث، علوم حدیث، رجال، سیرت، تراجم صحابہؓ تفسیر، فقہ جس میں اصول فقہ کے علاوہ چاروں فقہی مدارس اور شیعی فقہ بھی شامل ہیں، تاریخ اسلام اس میں علاقائی تاریخیں، سفرنامے اور جغرافیہ یہاں رکھے ہیں۔ ان کے علاوہ فلسفہ، سیاسیات، اقتصادیات معاشیات اور تعلیمات جیسے متعلقہ علوم بھی ہیں۔ فرق اسلامیہ، مناظرہ، کلام میں بھی کتابیں موجود ہیں۔ قرآن و حدیث کے فہم و ادراک کے لئے عربی زبان و ادب کی کلاسیکل کتب کے ساتھ عربی شعراء کے تقریباً پانچسو دیوان یہاں موجود ہیں۔ اسلامی تحقیق میں مہارت پیدا کرنے کے لئے دیگر متعلقہ علوم کے علاوہ تقابل ادیان کی کتابوں پر مشتمل ایک عمدہ ذخیرہ ہے۔ مختلف زبانوں کے بڑے بڑے لغات اور حوالہ جات کی بنیادی کتابوں کے ساتھ ساتھ انسائیکلو پیڈیا بھی موجود ہیں۔ یہاں پر ایک حصہ قانون پر مشتمل ہے۔ اقبال سے متعلق کتابیں بھی رکھی گئی ہیں۔ بہت کوشش سے تاریخ پاک و ہند کا کچھ ذخیرہ مکمل کیا گیا ہے اور باقی کیا جا رہا ہے۔

ہمارے کتب خانے میں خوش بختی سے ایسے ایسے نادر و بیش قیمت مطبوعہ نسخے جمع ہو گئے ہیں جن کی نظیر دنیا بھر میں نہیں ملتی۔ بعض مشہور سیاسی یا علمی شخصیات کو پیش کی گئی مطبوعات، پاک و ہند کی بہت قدیم مطبوعہ کتابیں اور عرب ممالک میں پتھر میں چھپی ہوئی کتابیں کافی تعداد میں ہیں۔ اس کتب خانے میں ایک خاصی مقدار میں ایسی مطبوعات موجود ہیں جو مشہور و معروف عرب و غیر عرب شخصیتوں

کے کتب خانوں کی زینت رہ چکی ہیں۔ مصنفین کے دستخطوں کے ساتھ کسی کو پیش کئے گئے نسخے توکافی تعداد میں یہاں جمع ہو گئے ہیں۔ ایک ایسی عربی کی مطبوعہ کتاب بھی یہاں موجود ہے جو مطبع ایجاد ہونے کے متصل بعد روم میں ۱۵۹۳ء میں طبع ہوئی تھی۔ الغرض کئی نادرالوجود مطبوعات ہیں جن کا یہاں ذکر طوالت کا موجب ہوگا (۱)۔

یہ سب نوادرات کیسے جمع ہوئے، ان کو اکٹھے کرنے میں کس کس صاحب نے کیا کیا جتن کئے، یہ ایک طویل کہانی ہے جس کے لئے یہ مقام نہیں ہے۔ یہ ایک الگ مضمون کی طالب ہے جس سے سردست ہم اعراض کرتے ہیں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کل مخطوطات کا جمع کرنا نہ صرف کٹھن کام ہے بلکہ ناممکن ہے۔ کیونکہ کوئی شخص بھی ان نادر جواہرات کو اپنے سے الگ کرنے میں راضی نہیں ہے۔ مگر اس کے باوصف ادارے نے اپنی اس قلیل عمر میں اپنی پوری کوشش سے اس کتب خانے کے لئے تقریباً ایک سو مخطوطات جمع کر لئے ہیں۔ جن میں کئی نادرالوجود ہونے کے علاوہ ابھی تک زیور طباعت سے آراستہ بھی نہیں ہوئے۔

دنیا بھر سے اچھی اچھی کتابیں جمع کرنے میں کتب خانے نے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا۔ کئی وفود بھیج کر عرب ممالک اور چند یورپی ممالک سے نادر مخطوطات اور مطبوعات کی مائیکروفلمیں اکٹھی کی گئی ہیں، جو تقریباً ان سب مضامین میں ہیں جن کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔

کتابوں اور مجلات کو محفوظ کرنے اور جگہ کی قلت کے مسئلے کو حل کرنے کے لئے مائیکروفش کارڈ کی ایجاد نے کتب خانے کی دنیا میں ایک خوشگوار تبدیلی پیدا کی ہے۔ اس مفید ایجاد سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ہم نے کچھ رسائل کی جلدیں اور کتابوں کے ایسے کارڈ حاصل کر لئے ہیں۔ یہ ابتدا ہے ہم اس کارڈ کی صورت میں کئی مجلات کی سابقہ جلدیں اسی طرح پوری کریں گے اور نادر کتابوں کو اس شکل میں اپنے ہاں منگوانے میں کسی طرح پیچھے نہیں رہیں گے۔

تحقیق کے لئے مجلات و رسائل کی اہمیت کسی سے پوشیدہ نہیں ہے کیونکہ ہر وہ تحقیق پہلے رسائل میں آرہی ہے جو بعد میں کتابوں کی صورت میں آتی ہے۔ چنانچہ ارباب کتب خانہ نے

(۱) کچھ نادر مخطوطات، مطبوعات اور مائیکروفلموں کا مختصر تذکرہ آپ اس رسالہ میں دوسری جگہ پائیں گے۔

اس ضرورت کا احساس کرتے ہوئے ابھی حال ہی میں ان کے لئے کتب خانے کے اندر ہی الگ شعبہ قائم کیا ہے جس میں پوری تندہی اور کوشش سے ایسے مجلات کی سابقہ اور موجودہ جلدیں اکٹھی کی جارہی ہیں جن میں معارف اسلامیہ سے متعلق مضامین چھپتے رہے ہیں یا چھپ رہے ہیں۔ اس بات کا خیال رکھا گیا ہے کہ اس شعبے میں جمع مجلات کے ضمن میں کسی زبان و علاقہ یا مکتب خیال کی تخصیص نہ کی جائے۔ جہاں یورپی زبانوں میں انگریزی، جرمن، اطالوی، ہسپانوی، فرانسیسی بلکہ ڈچ وغیرہ میں رسالے جمع کئے جارہے ہیں وہاں ایشیائی زبانوں میں عربی، فارسی، اردو، ترکی، روسی، انڈونیشی اور دیگر اہم زبانوں میں موجود ایسے رسالے اکٹھے کرنے کی سعی کی جارہی ہے۔ مسلمانوں کے ہر مکتب خیال کے رسالے آرہے ہیں۔ اسی طرح کوشش کی جارہی ہے کہ تقابل ادیان کے لئے یہودیت، عیسائیت بدھ مت، ہندومت، بہائیت وغیرہ ایسے مذاہب کے اچھے قسم کے مجلات یہاں منگوائے جائیں۔ ہماری اس کوشش میں ہمارے ہاں سے چھپنے والے رسائل فکر و نظر (اردو ماہنامہ)، الدراسات الاسلامیۃ (عربی سہ ماہی) اور اسلامک سٹڈیز (انگریزی سہ ماہی) بہت ممد و معاون ثابت ہو رہے ہیں۔ اس لئے کہ ان سے تبادلے میں ہم اردو، عربی اور انگریزی کے کئی مجلات حاصل کر رہے ہیں۔

اس قلیل سی مدت میں کتب خانے نے کچھ مجلات کی سابقہ جلدیں کسی حد تک مکمل کر لی ہیں جن میں اسلامک کلچر (دکن)، الہلال (مصر)، دی ورلڈ آف اسلام (کراچی)، الاندلس (میڈرڈ) خاص طور پر اہمیت رکھتے ہیں۔ اسی طرح اردو کے رسائل الحق (اکوڑہ خٹک)، البلاغ (کراچی)، البینات (کراچی) اور اورینٹل کالج میگزین (لاہور) کی سابقہ جلدیں بھی مکمل ہو چکی ہیں۔ فارسی میں ہنر و مردم، راہنمائی کتاب خاص طور پر قابلِ ذکر ہیں۔ جرمنی کا عربی رسالہ فکر و فن، مراکش کا دعوۃ الحق، سعودی عرب کا المنہل اور العرب کی کافی جلدیں ہمارے ہاں محفوظ ہیں۔

اس کتب خانے میں کتابیں اور مجلات وغیرہ جمع کرنے میں ادارے نے اپنی کم مائگی کے باوجود بڑھ چڑھ کر حصہ لیا ہے تاہم اس میں امریکہ کی راک فیلر فاؤنڈیشن اور ایشیا فاؤنڈیشن کی امداد کا ذکر نہ کرنا حق تلفی ہوگی۔ اسی طرح ملک کے مخیر حضرات نے اپنی کتابیں یا تالیفات اس کتب خانے کو ہدیۃً پیش کی ہیں۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ ان سب ذرائع کے ساتھ ساتھ اس کتب خانے میں کتابیں جمع ہونے میں تبادلے کا کافی عمل دخل ہے۔ ادارے کی طرف سے چھپنے والی کتابیں اس ضمن میں تبادلے کا

بہت اچھا کام دے رہی ہیں۔ یہ امر قابل ستائش ہے کہ عرب ممالک نے اس باب میں ہمارے ساتھ بہت تعاون کیا ہے۔ اگرچہ ہمارے ہاں سے بزبان عربی کتابیں تو کم ہی شائع ہوئی ہیں مگر ان کے بدلے میں ہمیں بغداد، قاہرہ، دمشق اور بیروت وغیرہ سے بہت سی عربی مطبوعات ملی ہیں۔ اسی طرح اندرون ملک بھی کئی اداروں نے اپنی پوری کی پوری مطبوعات ہمیں تبادلے میں دی ہیں اور آئندہ دیتے رہیں گے۔

اس کتب خانے کا اوّلین مقصد جیسا کہ شروع میں متعین کیا گیا ہے ادارے کے محققین کی ضروریات کو پورا کرنا ہے جو انہیں اسلامی مضامین میں تحقیق کے سلسلے میں درپیش ہوں چنانچہ اس مقصد کو پورا کرنے میں بحمداللہ یہ کتب خانہ پورا اتر رہا ہے۔ اس سے استفادہ کرنے کے لئے ادارے کے محققین اس میں بیٹھ کر مطالعہ بھی کرتے ہیں اور نہایت ضروری کتابیں مستعار بھی لے جاتے ہیں۔ اسی طرح ادارے سے باہر کے محققین باذن خاص اس میں بیٹھ کر مطالعہ کر سکتے ہیں۔ انہیں یہ کتابیں ایشو نہیں کی جاتیں۔ کتب خانے کا عملہ ہر دم اس بات میں کوشاں رہتا ہے کہ اسلامی مضامین سے متعلق موضوعات پر تحقیق و مطالعہ کرنے والا کوئی شخص بھی یہاں سے مایوس نہ لوٹے۔ ان محققین کی خدمات کے ساتھ ساتھ اس کتب خانے کا عملہ دور دراز سے آنے والے علماء، محققین اور اسی طرح مختلف سفارت خانوں کے اہلِ علم حضرات کے علاوہ مرکزی وزارتوں کے دفاتر سے متعلق کئی حضرات کے لئے ہر دم چوکس رہتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اس کتب خانے سے دارالحکومت اور اس کے قرب وجوار کے سینکڑوں علماء محققین اور طالبانِ علم سیراب ہو رہے ہیں۔

کتب خانے کا عملہ نہ صرف مذکورہ بالا خدمات سرانجام دے رہا ہے بلکہ اندرون و بیرون ملک سے آنے والے اہلِ علم حضرات کے ان سوالات کے جوابات بھی دے رہا ہے جو اسلامی مضامین یا اس کتب خانے میں موجود کتابوں سے متعلق ہوتے ہیں۔ ان میں کتابوں کے حوالے تلاش کرنا، کتابوں کے اقتباسات نقل کرنا اور بعض مضامین کی کتابیات تیار کرنا بھی شامل ہیں۔

ہمارے ہاں موجود نادر مخطوطات اور مائیکروفلمیں ملک بھر اور ملک سے باہر کئی علماء کی توجہ کا مرکز بنی ہوئی ہیں۔ کئی مخطوطات، نادر مطبوعات اور مائیکروفلموں کے فوٹوسٹیٹ بنوا کر اہلِ علم حضرات کو مہیا کئے گئے ہیں۔ علاوہ بریں اگر کسی محقق کو ملک سے باہر کسی قلمی یا مطبوعہ نادر نسخے کی ضرورت

ہوتی ہے تو اس کے حصول میں یہ کتب خانہ پوری طرح معاونت کرتا ہے۔ اسی طرح کئی اداروں کو ہمارے ہاں سے نادر نسخوں کی مائیکرو فلموں یا فوٹو اسٹیٹ کی ضرورت پڑی ہے اور اسے پورا کیا گیا ہے۔ الغرض بیسیوں ایسے کام ہیں جو یہ کتب خانہ علم کے پھیلانے اور علماء کی خدمت میں سرانجام دے رہا ہے۔

یہ بات تو سبھی جانتے ہیں کہ ملک بھر میں ذاتی کتب خانے بہت ہیں جن میں نادر قلمی مخطوطات بھی ہیں۔ امتدادِ زمانہ کے ساتھ ساتھ ایسے قیمتی جواہر کے ضائع ہونے کا اندیشہ ہے۔ اسی خطرے کو بھانپتے ہوئے دو سال قبل اس کتب خانے نے ایک منصوبہ بنایا تھا جس پر اس وقت تک عمل ہو رہا ہے۔ اس کے مطابق سندھ، پنجاب، سرحد، بلوچستان اور آزاد کشمیر کے ایسے ذاتی ذخائر سے قلمی نسخوں کی فہرستیں تیار کی جا رہی ہیں تاکہ دوسرے مرحلے میں ان میں سے نادر نسخوں کی مائیکروفلمیں بنا کر انہیں محفوظ کیا جا سکے۔ چنانچہ اس کام پر بڑی مستعدی سے عمل ہو رہا ہے۔ اب تک سندھ پنجاب اور آزاد کشمیر کے کئی ذاتی کتب خانوں کی فہرستیں تیار ہو چکی ہیں اور کچھ پر کام ہو رہا ہے۔ اس سال ہم اس سلسلے کا دوسرا مرحلہ یعنی نادر نسخوں کی فلمیں تیار کرنے کا کام شروع کر رہے ہیں۔ یہ خدمت بھی اسی کتب خانے کی زیر نگرانی سرانجام دی جا رہی ہے۔

روز افزوں کتب خانے کی اہمیت بڑھنے پر اہم شخصیتیں اس کی طرف رخ کر رہی ہیں اور انہیں کتب خانہ دکھایا جاتا ہے اور ساتھ ہی اس کی کارگزاریوں سے آگاہ کرایا جاتا ہے۔ اس ضمن میں اس امر کی ضرورت محسوس کی گئی کہ کتب خانے میں موجود نوادرات کو دکھانے کے لئے ایک نمایاں جگہ پر رکھا جائے جہاں پر عوام و خواص ان جواہرات کو دیکھ سکیں تاکہ انہیں معلوم ہو کہ ان کے ملک میں کس قدر بیش قیمت چیزیں موجود ہیں۔ اس مقصد کے لئے سال رواں کی جنوری میں نوادرات کو ایک خاص جگہ رکھا گیا ہے۔ اس نمائش گاہ میں، جس کا انتظام بھی اس کتب خانے نے کیا ہے، اصل مخطوطات، دنیا کے چند نادر نسخوں کے فوٹو، نادر مطبوعات اور فن کتابت کے نمونے رکھے گئے ہیں۔

اس امر کا ذکر بے محل نہ ہوگا کہ اس کتب خانے میں موجود مواد، اس کی خدمات اور اہمیت کے پیشِ نظر جو ملکی و غیر ملکی اہل علم اور سیاسی ممتاز شخصیتیں اس کتب خانے کو دیکھ چکی ہیں ان کا

ذکر کیا جائے۔ ان میں ملکوں کے سربراہوں سے لے کر عام آدمی اور دنیا بھر کی معروف و مشہور اہل علم ہستیاں شامل ہیں جنہوں نے اس کتب خانے کو دیکھا ہی نہیں اس سے استفادہ بھی کیا ہے۔ ان حضرات کی اس کتب خانے کے بارے میں آراء بھی دلچسپی سے خالی نہیں ہیں۔ ان سب کا یہاں پیش کرنا تو ممکن نہیں ان میں سے چند آپ بھی ملاحظہ فرمائیں۔

۱۹۶۶ء میں مفتی شام احمد کفتارو صاحب پاکستان آئے تھے تو ادارے میں بھی تشریف لائے۔ انہوں نے کتب خانہ دیکھا اور مہمانوں کی کتاب میں اس کتب خانے کو ان کلمات سے یاد کیا:

"اس کتب خانے میں موجود اسلامی امہات کتب اور وہ جن کی مائیکروفلمیں بنائی گئی ہیں، انہیں دیکھ کر ہماری خوشی کی کوئی انتہا نہ رہی۔ بلاشبہ یہ مسلمانوں کا قیمتی اور علمی ورثہ محفوظ کیا گیا ہے"

احمد توفیق المدنی الجزائر کی ایک معروف سیاسی اور علمی شخصیت ہیں۔ یہ صاحب کتب خانے میں تشریف لائے۔ اس کے بارے میں دوٹوک الفاظ میں لکھا ھی ثروۃ علمیۃ لا قیمۃ لھا۔ یہ ایک علمی ورثہ ہے جس کی قیمت مقرر نہیں کی جاسکتی۔

دانش گاہ تہران کے شعبۂ زبان و ادب عربی کے صدر جناب ڈاکٹر سید جعفر سجادی صاحب کتب خانے میں تشریف لائے۔ تقریباً ڈیڑھ گھنٹہ تک کتابوں کو بنظرِ غائر دیکھتے رہے حیرت سے فرمایا:

"ایں کتاب خانہ از لحاظ جامعیت موضوعات و مختلف علوم و معارف اسلامی در درجات اوّل قرار دارد"۔

اسی سال عرب ریاست ہائے متحدہ کے قاضی القضاۃ جناب احمد عبدالعزیز المبارک پاکستان تشریف لائے تھے۔ انہوں نے کتب خانے کو شرفِ دید بخشا۔ اس کے بارے میں تحریر فرمایا:

"میں نے ادارۂ تحقیقات اسلامی کو دیکھا۔ اس کے کتب خانے میں موجود بیش قیمت کتابوں اور قدیم مخطوطات کو، جن کی اسلامی ورثے کے احیاء میں بہت اہمیت ہے، دیکھ کر آنکھوں کو طراوت اور قلب کو ٹھنڈک نصیب ہوئی"۔

چند ماہ ہوئے دار المصنفین اعظم گڑھ (بھارت) کے موجودہ ڈائرکٹر جناب سید صباح الدین عبدالرحمن، جو ایک معروف عالم ہیں، ادارے میں تشریف لائے۔ انہوں نے کتب خانے میں کئی گھنٹے

کتابیں دیکھنے میں صرف کئے اور کہا :-

"کتب خانہ دیکھ کر بڑی مسرت ہوئی۔ اس میں اب تک جو ذخیرہ جمع کیا گیا ہے اس پر فخر کیا جا سکتا ہے۔ میری تمنا ہے کہ آئندہ یہ کتب خانہ اسلامی علوم وفنون کا ایک بہت بڑا مخزن بن جائے۔"

ابھی چند روز پہلے مملکت اردن کے سفیر، جو صاحب علم وفضیلت بھی ہیں، کتب خانے میں تشریف لائے۔ کافی وقت اس میں صرف کیا اور اس کے بارے میں یہ لکھا :-

"اس عظیم کتب خانے کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوا۔ اس میں حوالہ جات کی اہم کتب اور دیگر مفید علوم وفنون میں تالیفات دیکھ کر ازحد مسرت ہوئی۔ اس (کتب خانے) نے میرے قلب وجگر کو ٹھنڈا کیا ہے۔"

یہ ہیں ان چند علماء کی آراء جنہوں نے کئی ملکوں کے بڑے بڑے کتب خانے نہ صرف دیکھے ہیں بلکہ استعمال کئے ہیں۔ اس پس منظر میں ان کی آراء کو سامنے رکھتے ہوئے آپ ادارۂ تحقیقات اسلامی کے اس عظیم ذخیرے کی اہمیت کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔